سوال

(166) نماز میں اشہدان لاالہ الااللہ کے موقع پر انگشت سبابہ کو اوپر اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں اشہدان لاالہ الااللہ کے موقع پر انگشت سبابہ کا صرف اوپر کی جانب ایک بار اٹھانا ثابت ہے یا کہ اس کو دو تین بار حرکت دینا جیسا کہ اکثر حنفی مولویوں کو میں نے دیکھا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عندالحنفیہ تشہد میں کلمہ کی انگلی کے اٹھانے کے صورت یہ ہے کہ : جب نمازی قعدہ اولیٰ یا اخیرہ میں بیٹھے تو بائیں ہاتھ کو بھی ران پر گھٹنے کے قریب پھیلا کر رکھے ۔ پھر جب التحیات میں '' اشہدان لاالہ الااللہ ،، کے قریب پہنچے تو دائیں ہاتھ کی دوانگلیوں خنصر اور بنصر کو موڑے اور بیچ کی انگلی وسطی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنالے اور '' لاالہ ،، پر پہنچ کر کلمہ انگلی سبابہ کو اوپر کی طرف اٹھائے اور '' الا اللہ ،، پر پہنچ کر گرادے یعنی : ران پر رکھ دے ، پھر دوبارہ سبابہ کو نہ اٹھائے اور نہ اس کو حرکت دے ہاں خنصر اور بنصر کو حسب دستور موڑے رہے اور وسطیٰ وابہام کا حلقہ بھی بدستور سلام پھیرنے تک قائم رکھے ۔

قال ابن الهمام فی فتح القدیر : '' لاشک أن وضع الكف مع قبض الأصابع لایتحقق حقیقة ، فالمراد واللہ أعلم وضع الكف ثم قبض الاصابع بعد ذلک الاشارۃ ، وهو المروي عن محمد وکذا عن أبی یوسف فی الأمالی ،، انتهی .

وقال القاری فی تزیین العبارۃ : '' المعتمد عندنا لایعقد إلا عند الإشارۃ لإختلاف ألفاظ الحدیث ، وبما اخترنا یحصل الجمع بین الأدلة ، فإن بعضها یدل علی أن العقد من أول القعود ، وبعضها یشیر إلی أنه لاعقد أصلا مع الإتفاق علی تحقیق الإشارۃ ،، انتهی تزیین العبارۃ . وقال القاری فی المرقاۃ : '' وعندنا یعنی : الحنفیة ، یرفعها عند لااله ، ویضعها عند إلا اللہ ، لمناسبة الرفع المنفی ، وللأئمة الوضع للإثبات ، ومطابقته بین القول والفعل حقیقة ،، انتهی . وقال صاحب الأوجز : '' لایحرک الإصبع عندنا الحنفیة ، وکذا عند الحنابلة کما فی المغنی ، وهو المفتی به عند الشافعیة ،، (1/257) .

لیکن احادیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قعدہ میں تشریف لے جاتے ، تو (حسب بیان وتصریح احادیث مختلفہ) اسی وقت سے انگیاں موڑلیتے اور سبابہ سے اشارہ کرتے ، یعنی : کسی ایک روایت سے بھی یہ نہیں ثابت ہوتا کہ جب اشہدان لاالہ الخ کے قریب پہنچتے ہوں تب موڑتے ہوں ، اور حسب بیان حنفیہ '' لاالہ ،، پر رفع اور '' الااللہ ،، پر وضع سبابہ اختیار کرتے ہوں ۔ عموماً احادیث میں یہ آتا ہے جلس ووضع وقبض ، وأشار بالسبابة کسی روایت سے صراحتاً خاص '' لاالہ الااللہ ،، پر اشارہ کی تعیین ثابت نہیں ہوتی ۔ پس ظاہر ہے کہ اشارہ بالسبابہ ابتداء قعود سے ہونا چاہیے ، ہاں اشارہ بالسبابہ کی حکمت بظاہر یہ ہے کہ اقرار بالتوحید لسانی کی تائید فعل (اشارہ) سے بھی ہوجائے یعنی : قول وفعل میں مطابقت ہوجائے جیسا کہ بیہقی کی بعض روایت میں وارد ہے : '' یوحد بها ربه ،، یا '' یشیر بها الی التوحید ،، لیکن اس روایت سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ خاص '' لاالہ الااللہ ،، پر پہنچ کر اشارہ

ہونا چائیے ۔ و نیز ظاہر احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشارہ آخر قعدہ تک مستمر و باقی رہنا چاہیے پس ''الا اللہ ،، پر سبابہ کو گرا دینا صحیح نہیں ہے کہ ضع سبابہ اشارہ کے منافی ہے ۔

تحریک سبابہ کے بارے میں دو متعارض روایتیں وارد ہیں ۔ روی ابوداؤد (کتاب الصلاۃ باب الاشارۃ فی التشہد (989) 1 603) والنسائی (کتاب الافتتاح باب الاشارۃ بالاصبع فی التہشد الاول 1 237) ''عن عبداللہ بن الزبیر قال : کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر باصبعہ إذا دعا ولا یحرکہا ،، وروی النسائی (کتاب الافتتاح باب موضع الیدین عند الجلوس للتشہد الاول 1/236) عن وائل مرفوعا فیہ ''فحرکہا ،، وجمع بینہما البیھقی : ''بأنہ یحتمل أن یکون المراد بالتحریک ، الإشارۃ بہا لا تکریر تحریکہا ، فالمراد بالحرکۃ حرکۃ الإشارۃ لا حرکۃ أخری بعد الاشارۃ ، وبالجملۃ المراد بالتحریک ہو الرفع لا غیر ،، (السنن الکبري 132/2) . وجمع بعضھم بین ہاتین الروایتین ، بأن المراد بالتحریک تحریکہا فی بعض الاحیان من غیر تکثیر و تکریر ، وبعدم التحریک عدم تحریکہا دائما علی سبیل الإستمرار ، وہذا ہو الظاہر عند واللہ اعلم بالصواب . (مصباح بستی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 259

محدث فتویٰ